سید احمد الحسن علیہ اسلام

کون ہیں؟

علمی اور ثقافتی ادارہ وارثین ملکوت

(غیر رسمی اُردو ترجمہ)


البیعة لله


موسسه علمی فرهنگی وارثین ملکوت
ارتباط با ما:
ainajafalashraf313@gmail.com
warethinmalakoot313@gmail.com

فہرست

مختصر تعارف 4

یمانی کی دعوت کب اور کہاں سے آغاز ہوئی۔ 5

وہ مرحلے جو سید احمد الحسن (ع) نے حوزہ علمیہ کے لیے طے کیے: 6

1. علمی اصلاح، جس میں دو آلات استعمال کیے گئے۔ 6

۲۔ عملی اصلاح جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے منسلک تھی؛ 7

مالی اصلاح جو کہ فقیروں میں صدقات کے اموال خرچ کرنے سے متعلق تھی۔ 7

سید احمد الحسن (ع) کے تعلقات نجف کے معروف اور دیگر مراجع سے 8

آپؑ کی تلاش اور تعاقب کے لیے ملعون صدام حکومت کی کوشش 9

صدام کا تختہ الٹنے والی جنگ کے بارے میں سید احمد الحسن (ع) کی رائے 9

امام احمد الحسن (ع) کا عراقی حکومت کے ساتھ تعلق، اور یمانی دعوت کو بدنام کرنے اور مٹانے کے لیے مذہبی رہنماؤں اور حکومت کی تبلیغی مہم 10

مجلس اعلیٰ اور اس کی شاخوں کے بارے میں: 11

مھدوی یمانی دعوت کا چند مگر اہم مسائل کا سامنا 14

امام احمد الحسن (ع) کے پیرو 17

دعوتِ یمانی کی فعالیتوں کے مالی ذرائع 18

امام احمد الحسن (ع) کی امام مہدی محمد بن الحسن العسکری (ع) سے ملاقات کا واقعہ 18

امام احمد (ع) کی تقریر خطبہ حج میں، لوگوں کی آپؑ سے بیعت کے بارے میں 23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ الائمۃ والمھدیین وسلم تسلیماً کثیرا

مختصر تعارف

سید احمد الحسن (ع)، مہدی اول، امام ال مہدی محمد بن الحسن العسکری (ع) کے وصی اور سفیر ہیں، جن کا ذکر رسول اللہ (ص) کی شب وفات کے وصیت میں ہوا ہے۔

آپؑ کا نام امام احمد ولد سید اسماعیل، ولد سید صالح، ولد سید حسیں، ولد سید سلمان، ولد امام محمد، ولد امام حسن، ولد امام علی، ولد امام محمد، ولد امام علی، ولد امام موسیٰ، ولد امام جعفر، ولد امام محمد، ولد امام علی، ولد امام حسین، ولد امام علی بن ابی طالب علیہ اسلام ہے۔ رجوع کریں امام احمد الحسن یمانی (ع) کے شجرہ نسب اور آلِ مہدی کے قبیلہ کے بزرگ سید محسن صالح حسین سلمان (امام احمد الحسنؑ کے چچا) کی سند کی طرف، اس حوالہ سے کہ ان کا نسب واپس امام ال مہدی (ع) کی طرف لوٹتا ہے (سمعی اور بصری)۔

سید احمد الحسن (ع) عراق کے جنوب بصرہ میں رہتے تھے، اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی اور سول انجینئرنگ میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ پھر آپؑ نجف اشرف تشریف لے گئے اور دینی علوم کے لئے وہاں مکین ہوئے۔ بعد میں جب حوزہ علمیہ نجف میں نصابی اکائیوں اور تدریسی طریقوں سے واقف ہوئے، آپؑ نے دریافت کیا کہ حوزہ کی تعلیمات کے طریقہ کار کی کم از کم آپؑ کے نزدیک کوئی

اہمیت نہیں، اور یہ بھی پایاں کے کہ یہ تدریسی طریقہ کار بہت بڑی کمیوں کا شکار ہے۔ یعنی یہ کہ وہ عربی زبان، منطق، فلسفہ، اصول فقہ، علمِ کلام (عقائد) اور فقہ (شرعی احکامات) کی تعلیم تو دیتے ہیں، لیکن وہ دراصل میں قرآن پاک یا سنت شریف (محمدؐ اور ایمہؑ کی احادیث) کی بالکل تعلیم نہیں دیتے۔ اور نہ ہی وہ الٰہی اخلاق سکھاتے ہیں جن سے ایک مومن کو آراستہ ہونا چاہیئے۔

اس لیے آپؑ نے فیصلہ کیا کہ گھر کے ایک تنہا گوشہ میں خود ہی اُنؑ کے علوم کا مطالعہ کرے، بغیر کسی کی مدد لیے۔ آپؑ اُن کے ساتھ تھے، اُن کے کچھ لوگوں سے رابطہ میں تھے، اور وہ بھی آپؑ کے ساتھ رابطہ میں تھیں۔ آپؑ حوزہ میں تعلیم حاصل نہیں کرتے تھے، بلکہ صرف نجف اشرف کے شہر اور حوزہ میں ان کے علماء میں موجودگی رکھتے تھے؛ بالکل ایسے جیسے حضرت مریم (ع) بیت المقدس اور یہودی علماء میں موجود تھیں۔

تاہم حوزہ میں شامل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپؑ نے امام مہدی (ع) کو خواب میں دیکھا، اور آپ حضرتؑ نے خواب میں آپؑ کو حوزہ علمیہ نجف جانے کا حکم دیا۔ خواب میں آپؑ کو یہ بھی آگاہ کیا جو آپؑ کے ساتھ ہونے والا تھا۔ اور عمل میں بھی، وہ سب کچھ واقعہ ہوا جس کے بارے میں آپؑ کو خواب کے ذریعے مطلع کیا گیا تھا۔

یمانی کی دعوت کب اور کہاں سے آغاز ہوئی۔

1999 سے دو سال قبل، سید احمد الحسن (ع) اپنے والد امام مہدی (ع) سے دنیاے واقع میں ملاقات کرتے تھے۔ آپؑ اُنؑ کے علم سے سیراب ہوتے، اور آپ حضرتؑ کے حکم کے مطابق عمل کیا کرتے۔ 1999 کے آخر میں اور امام مہدی (ع) کے حکم کے مطابق، شدت کے ساتھ آپؑ نے حوزہ میں باطل امور پر کڑی تنقید شروع کی، اور ان سے علمی، عملی اور مالی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔

تنقید اور اصلاح کی درخواست کا سلسلہ 2002 تک جاری رہا، یہاں تک کہ امام مہدی (ع) نے سید احمد الحسن (ع) کو حکم دیا کی کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ آپؑ امام المہدی (ع) کی طرف سے بھیجے گئے ہے۔ اور [اس ترتیب کے ساتھ] شہر نجف اشرف میں لوگوں کو سید احمد الحسن (ع) پر ایمان لانے کی دعوت سنہ 2002 کے ساتویں مہینے میں آغاز ہوئی، مطابق بہ جمادی الاول 1423 ہجری؛ جہاں آپؑ کے والد امام مہدی (ع) نے آپؑ کو حکم دیا کہ سب کو دعوت کریں کہ آپؑ وہی شخص ہے جس کا ذکر رسول اللہ (ص) کی شبِ وفات کی وصیت میں ہوا ہے؛ اور سید احمد الحسن (ع) نے لوگوں کو دعوت دینی شروع کی۔

وہ مرحلے جو سید احمد الحسن (ع) نے حوزہ علمیہ کے لیے طے کیے:

دعوت کے آغاز میں اور دعوت عام ہونے سے پہلے حوزہ علمیہ کی اصلاح کے لیے کوشش۔ یہ کوشش تین محوروں پر مرکوز تھی، جو ذیل ہیں:

1. علمی اصلاح، جس میں دو آلات استعمال کیے گئے۔

اول، کتاب "سرگردانی یا اللہ کی طرف راستہ" کے نام سے ایک کتاب کا رکھنا جس کا بہت اچھا اثر ہوا، اور شیخ محمد یعقوبی اس سے متاثر ہوئے اور اس کی تعریف کی۔ اس حد تک کہ انہوں (بہ مطابق شیخوں اور بزرگوں کے جو اس وقت آپؑ کے پیروکاروں میں سے تھے اور سید احمد الحسنؑ سے بیان کیا تھا) نے اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

دوم، علمی کوتاہیوں کے بارے میں طلباء اور علما کے ساتھ بات چیت اور گفتگو کرنا۔ اس کام میں جو لوگ آپؑ پر ایمان لائے تھے، ان میں سے کچھ نے آپؑ کی مدد کی، اور ان لوگوں میں سے بھی کچھ نے مدد کی جو آپؑ کے کلام اور اس حق کو جو آپؑ بیان کرتے سے متاثر تھیں۔

۲۔ عملی اصلاح جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے منسلک تھی؛

مثال کے طور پر، جب صدام طاغوت نے قرآن کو نجس کرنے کا فیصلہ کیا (جب اس نے اسے اپنے نجس خون سے لکھا)؛ حالانکہ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ خون نجس ہے اور قرآن کو نجس کرنا حرام –اس وقت آپؑ نے علماء سے درخواست کیا کہ وہ ایک موقف اختیار کریں اور کم از کم بیان جاری کر دیں۔ لیکن انہوں نے تقیہ کا بہانہ کیا؛ ان کے لیے ان کی جان قرآن سے زیادہ عزیز تھی؛ کیونکہ اگر ان کو یقین ہوتا کہ "اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں" (لا قوۃ الا باللہ) اور یقین ہوتا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کا دفاع کرے گے، تو وہ ضرور ڈٹ جاتے۔ تو لہٰذا، آپؑ نے ذاتی موقف اختیار کیا اور طاغوت صدام کے اس خبیثانہ عمل سے اپنی بیزاری کا اعلان کیا اور آپؑ نے اپنی اجتماعات اور تقریروں میں بیان کیا کہ صدام نے اپنے نجس خون سے قرآن لکھ کر اپنی موت کو اپنے ہاتھ سے دستخط کر دیا ہے؛ لیکن آپؑ کی مدد کرنے کے بجائے، اُنہوں نے آپؑ سے کنارہ کشی کرنا شروع کر دیا، حتا کہ اُن میں سے ایک نے آپؑ کو اپنے سے مودبانہ طریقہ سے بے تعلق کر دیا! کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ جب صدام آپؑ کو پھانسی کے لیے گرفتار کرے گا تو وہ بھی آپؑ کے ساتھ پھانسی پر چڑھ جائیں گے؛ کیونکہ انہوں نے آپؑ کی تقریر طاغوت صدام کے خلاف سنی تھی؛ بہر حال اس مقام –یعنی عملی اصلاح– میں آپؑ نے اُن سے کوئی مثبت جواب دریافت نہیں کیا۔

مالی اصلاح جو کہ فقیروں میں صدقات کے اموال خرچ کرنے سے متعلق تھی۔

یہ آخرین مرحلہ تھا اس دعوت کے عام ہونے سے پہلے۔ اور اس کوشش میں حوزہ علمیہ کے بہت سے طلباء نے آپؑ کی حمایت کی۔ مگر ان میں سے صرف قلیل تعداد کی حمایت ضرورت مندوں کے خاطر تھی، اور اکثر کی حمایت اس وجہ سے تھی کہ وہ خود حوزہ علمیہ کے مال خرچ کرنے میں امتیازی

سلوک کی وجہ سے مصائب اور سختیوں میں مبتلا تھے۔ اس علاقے میں بہت کم نتائج حاصل کیے گئے۔ البتہ، بعد اس کے کہ سید احمد الحسن (ع) (یا حوزہ علمیہ میں آپؑ کے بعض انصار) نے نجف میں دینی مراجع سے سخت اور تلخ مذاکرات انجام دیئیں؛ ان مراجع میں سیستانی، محمد سعید حکیم اور محمد اسحاق فیاض شامل تھے۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے جواب میں سب سے زیادہ زبانی ہم آہنگی کا اظہار کیا شیخ یعقوبی تھے، جو بحث نہیں کرتے؛ بلکہ جب سید احمد الحسن (یا اس وقت کے سید احمد الحسنؑ کے مومنوں میں سے ایک) نے انہیں امیر مومنین علی (ع) کی مالی پالیسی یاد دلائی، تو انہوں نے غلطیوں کا اعتراف کیا، اور کہا کہ ہمیں مالی اصلاح کی ضرورت ہے۔

بہر حال ان تمام محوروں میں فوری نتائج معمولی تھے اور یہ جماعت امام کی طرف ایک قدم بھی بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔

سید احمد الحسن (ع) کے تعلقات نجف کے معروف اور دیگر مراجع سے

سید احمد الحسن (ع) حوزہ کے علما اور طلباء کے توجہ کا مرکز تھے، وہ آپؑ کا احترام کرتے تھے، انہیں عزیز سمجھتے تھے، اور آپؑ باہیبت اور باوقار تھے۔ سب اس بات کی گواہی دیتے تھے، اور آپؑ کی سنجیدگی، اقدامات، اللہؐ کے ذات میں شدت، بنیاد سازی کیلیے آپؑ کے تنقید اور بدعنوانی (جس سے حوزہ لبریز تھی) کے اصلاح کے لیے آپؑ کی کوششوں سے صدمے میں تھے۔ بعد میں جب آپؑ نے انہیں بتایا کہ آپؑ اپنے والد امام مہدی (ع) کی طرف سے رسول ہیں، صورت حال بدل گئی، اور انہوں نے "جادوگر" اور "جھوٹا" جیسے الفاظ کہنے شروع کر دیئے (جو کہ آپؑ کے دائرہ سے بہت دور ہے)۔ بعد میں مراجع میں سے بعض نے آپؑ کا قتل کا فتویٰ جاری کیا۔

آپؑ کی تلاش اور تعاقب کے لیے ملعون صدام حکومت کی کوشش

صدام نے ان لوگوں میں سے کچھ کو گرفتار کرنا شروع کر دیا جن کا سید احمد الحسن (ع) سے واسطہ تھا، حتیٰ اُن لوگوں کو بھی جو آپؑ پر ایمان نہیں لائے تھے۔ دعوت عام ہونے کے بعد اس نے حوزہ کے بہت سے طلباء کو گرفتار کیا (حتیٰ کہ اُن کو بھی جو آپؑ پر ایمان نہیں لائے تھے)؛ صرف اس لیے کہ وہ چاہتے تھے ان کے ذریعے سید احمد الحسن (ع) تک پہنچ سکے اور آپؑ کو گرفتار کر سکے۔ سب شکر اور تعریف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جس نے صدام اور اس کے سپاہیوں کو ناکام اور ذلیل وخوار کیا اور انہیں مایوس واپس لوٹا دیا۔

صدام کا تختہ الٹنے والی جنگ کے بارے میں سید احمد الحسن (ع) کی رائے

جب صدام ملعون نے قرآن پاک کی بے حرمتی کی، اسے اپنے نجس خون سے نقل کیا، اور پھر اپنی منحوس سالگرہ منائی تو سید احمد الحسن (ع) نے فرمایا: یہ صدام کی سالگرہ کا آخری جشن ہے، اور اس سال کے بعد وہ پھر کبھی اپنی منحوس سالگرہ نہیں منائے گا؛ کیونکہ اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تجاوز کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بادشاہی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو للکارا، اَب اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے کبھی رہا نہیں کرے گا۔ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آیا ہے: کہ "ظالم وہ تلوار ہے جس کے ذریعے میں انتقام لیتا ہوں اور اس سے (بھی) انتقام لیتا ہوں"۔ صدام ایک ظالم تھا، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے، اور تلوار کے ساتھ اس کے اپنے سزا کے لیے پہنچ گیا۔

امام احمد الحسن (ع) کا عراقی حکومت کے ساتھ تعلق، اور یمانی دعوت کو بدنام کرنے اور مٹانے کے لیے مذہبی رہنماؤں اور حکومت کی تبلیغی مہم

امام مہدی (ع) کے انصاروں نے کسی بھی طرح انتخابات یا حکومت میں حصہ نہیں لیا؛ کیونکہ سید احمد الحسنؑ عوام کے ذریعے حکام کے تقرر پر یقین نہیں رکھتے ہیں؛ بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انبیاء اور اوصیا (ع) کے تقرری پر یقین رکھتے ہیں، خواہ لوگوں کو پسند نہ ہو۔ حکومت وقتاً فوقتاً انصار کی ایک عبادت گاہوں میں سے ایک کو تباہ کرتی تھی، اور ان کی تعداد کو گرفتار کرتی تھی۔ بعد میں نجف میں دفتر جو انصار کے مخصوص تھی کو سیل کر دیا گیا، اور واقعہ زرگہ سے قبل 10 انصار کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدہ انصار میں سید حسن حمامی بھی تھے جو نجف کے بزرگانِ علماء اور مرجع سید محمد علی حمامی مرحوم کے فرزند ہے۔

جب انہوں نے کربلا اور نجف میں انصار کی عبادت گاہوں کو تباہ اور نجف میں دفتر کو سیل کر دیا، تو انہوں نے ذرائع ابلاغ کو اس واقعے کی فلم بندی یا رپورٹنگ سے منع کیا۔ اور پھر جب زرگہ کا فتنہ ہوا اور کچھ ذرائع ابلاغ نے انصار کی عبادت گاہوں کی تباہی، سیلنگ اور گرفتاریوں کے واقعات کو رپورٹ کیا تو انہوں نے زرگہ کے واقعے کو انصار سے منسوب کر کے اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کا سوچا؛ تاکہ وہ کہہ سکے: کہ جو سلوک ہم نے قبلاً انصار کے ساتھ کیا ہیں، انصار اس کے مستحق تھے۔ اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ حقیقت کھل گئی اور ان کے جرائم بے نقاب ہو گئے۔ اس کے باوجود حکومت نے بعض انصار کو گرفتار کرنا جاری رکھا اور ایک عرصہ تک نجف میں دفتر کو بند رکھا اور انصار کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہیں دیتے۔

مجلس اعلیٰ اور اس کی شاخوں کے بارے میں:

1428 میں ذی الحجہ کے مہینے میں نجف میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں مراجع کے بعض نمائندوں نے اس مبارک دعوت کی مخالفت کی درخواست کی۔ کچھ سیٹالائیٹ نیٹ ورک نے اس گفتگو کو نشر کیا۔ اس درخواست کے چند روز بعد ستم کار دستوں نے نجف میں انصار پر حملہ کر کے انہیں گرفتار کر لیا اور دفتر کو سیل کر دیا۔

مذہبی رہنماؤں نے سید احمد الحسنؑ اور آپؑ کے مبارک دعوت کو بدنام کرنے کے لیے ایک بہت بڑی پروپیگنڈہ مہم شروع کی۔ میں اس جعلسازی اور جھوٹ کی ایک مثال پیش کروں گا جس کا سید احمد الحسن نے ذاتی طور پر سامنا کیا: چند سال قبل ایرانی سیٹلائٹ نیٹ ورک "الکوثر" کے پروگرام (مہدی موعود) میں علی کورانی کو بطور مہمان بلایا، اور تقریباً پورے پروگرام کو سید احمد الحسن (ع) پر بحث، تجزیہ، اور دعوتِ مبارک کی بدنامی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ علی کورانی نے جن باتوں کو بیان کیا ان میں سے یہ تھا کہ "احمد الحسنؑ کہتے ہے کہ آپؑ نے امام مہدی (ع) کے ساتھ میری (کورانی کی) بہن کا نکاح طے کیا ہے"، حالانکہ انہیں یقین تھا کہ سید احمد الحسنؑ نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا ہے، اور وہ جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا؛ لیکن وہ اپنی عمر اور سر پر عمامہ باندھنے کے باوجود جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے سے نہیں شرمایا۔ عراقی ٹی وی چینل (ایک تبلیغاتی چینل جس کی عراقی حکومت پشت بانی اور حمایت کرتی ہے، اور جو حکومت کے نظریات کا نشر اور دفاع کرتی ہے) میں حادثہ زرگہ کے چند دن بعد ایک نیوز پروگرام میں، بعد اس کے کہ یہ واضح ہو گیا تھا کہ سید احمد الحسنؑ کا اس سے کوئی تعلق نہیں، انہوں نے ایک شخص سے فون پر رابطہ کیا، اور اس شخص نے سید احمد الحسن کو قتل کرنے کا فتویٰ دیا۔ اس دوران، نہ تو پروگرام پیش کرنے والے، اور نہ ہی نیٹ ورک (جو کہ حکومت کی نگرانی میں

ہے) نے اس بیان پر کوئی رد عمل ظاہر کیا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات پر متفق تھے۔ اس وقت اس کی صراحت ان کی نیت میں واضح تھی، اور بعد میں اس پر عمل درآمد کیا۔

لیکن امام مہدی (ع) کے انصار نے حکومت کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائے؛ اگرچہ عراقی حکومت کی زیر اثر قوتوں نے نجف اور کربلا میں ان کی عبادت گاہوں کو تباہ و برباد کر دیا، نجف کے دفتر کو سیل کر دیا، گرفتاریاں کی اور ابھی تک گرفتار کر رہے ہیں۔ پھر واقعہ محرم 1429 ہجری کیلنڈر (2008ء) میں پیش آیا، جہاں بہت سے انصار شہید ہوئے اور مزید اور گرفتار ہوئے۔۔۔۔

(انشاءاللہ حادثات کے بارے میں وضاحت ہو گی، اور ہم ان واقعات کے بارے میں ایک سیکشن شامل کریں گے، اور اس کے بعد پیش آنے والے مسائل بھی)۔ سید احمد الحسن (ع) ایک سوال کرنے والے کے جواب میں فرماتے ہیں: "حیدر مشتت نے مباہلہ کیا، پھر جو حال اس کا ہوا، پوچھیں۔ عبدالعزیز حکیم اور اس کے بیٹے نے ہم پر ظلم کیا، پوچھیں ان کا کیا حال ہوا۔ مراجع کے لشکر اور مقتدا کے سپاہیوں نے ہم پر ظلم کیا، پوچھیں ان کا نہ بہت دیر بعد کیا حال ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو صرف چند دن ہی مہلت دی۔ حیدر مشتت پاگلوں کی طرح حرکتیں کرنے لگا، پھر احمقانہ حرکتوں سے ایران میں قید ہوا۔ بعد ازاں عراق میں، جب اس نے آپ کے لیے اپنے کام کو حتمی شکل دی، اپنے روزنامہ میں یہ حلف چھاپ کر، کہ میں حق پر نہیں ہوں، ہلاک ہو گئے۔ جہاں تک عبدالعزیز اور ان کے بیٹے کا تعلق ہے، کچھ ہی دن گزرے کہ امریکہ نے اپنی خود فروش کٹھ پتلی (عمار بن عبدالعزیز) کو خوار اور ذلیل کیا، اور اسے جیل میں ڈال دیا۔ اگر وہ ان کے خلاف ہوتا تو یقیناً باعث فخر ہوتا؛ لیکن وہ ان کے خلاف کھڑا نہیں ہوا، بلکہ ان کے ساتھ مکمل طور پر سمجھوتہ کر لیا۔ اس [حادثہ] کے بعد، عبدالعزیز نے سیاہ گھر کا زیارت کیا، اور بش (جو اللہ عزوجل کا دشمن ہے) سے گرم جوشی کے ساتھ

ہاتھ ملایا۔ کہ یہ حرکت اس کی بے عقلی اور اس دنیا سے اس کی محبت کو ثابت کرتا ہے۔ ایک سال پہلے (یعنی محرم کے واقعے سے پہلے) وہ سب ہمارے خلاف اکٹھے ہوئے۔ عبد العزیز حکیم اور ان کے بیٹے نے دفتر کے دوبارہ کھلنے کے چند دن گزر جانے کے بعد، دوبارہ دفتر کو سیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور ایک بار پھر، ظلم و ستم کے ذریعے، بڑی تعداد میں، انصار کو امیر المومنین (ع) کے مزار کے قریب، گرفتار کیا۔ اس ترتیب کے ساتھ، مرجعیت اور مقتدیٰ الصدر کی شیطانی لشکروں نے اپنے جرم کی تکمیل کی، اور عراق کے تمام علاقوں میں قتل اور ہماری عبادت گاہوں کو تباہ کرنے کے لیے آگے بڑھے۔ لیکن چند ہی دنوں کے بعد، نتیجہ کیا نکلا؟ عبد العزیز کو کینسر کی تشخیص ہوئی۔ جبکہ یہ دنیاوی عذاب اور ذلت آخرت سے پہلے ہے۔ ایک بے سابقہ حادثہ میں مقتدیٰ اور مرجعیت کے سپاہیوں کے درمیان قتل و غارت واقعہ ہوئی۔ اور حادثہ ایسا نہیں تھا کہ ایک فریق دوسرے کا قتل کر دے، یا دوسرے پر غالب آ جائے۔ بلکہ مقتدیٰ کے ساہیوں نے مرجعیت کے بہت سے سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ پھر حالات پلٹ گئے اور مرجعیت کے سپاہیوں نے مقتدیٰ کے لشکر کو مار ڈالا۔ کیا یہ سب نشانیاں نہیں؟ یا اللہ کیا کرے کہ لوگ ایمان لے آئیں! آیا ہر ایک کے سر پر ایک فرشتہ بھیجے جو ان کو مارے؟! اور جب ان سے پوچھے کہ: تم نے مجھے کیوں مارا؟ اس سے کہیں: کیونکہ تمہارا احمد الحسن پر ایمان نہیں، کیا یہی ہے جو آپ چاہتے ہیں؟! لاحول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم"

مھدوی یمانی دعوت کا چند مگر اہم مسائل کا سامنا

در حقیقت تمام تفصیلات کا ذکر کرنا مشکل ہے، یہ مہدوی دعوت بالعموم، سید احمد الحسن (ع) بالخصوص اور تمام مومنین کو بہت سے واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ان میں سے صرف کچھ ہی درج ذیل ہیں؛

اس دعوت مبارک کا آغاز ۲۰۰۲ء میں ہوا تھا۔ اس کے بعد صدام کی حکومت نے سید احمد الحسن (ع) کی تلاش شروع کی، آپؑ چند مہینوں تک اُن کی نظروں سے چھپنے پر مجبور ہوئے۔ اس دوران شیخ ناظم (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) کے علاوہ مومنین میں سے کسی نے آپؑ کا دیدار نہیں کیا، اور سید احمد الحسن (ع) کے دیدار کے لیے انہوں نے بہت سی سختیوں کا تحمل کیا۔

2003 میں بعث حکومت کے خاتمے کے کچھ عرصہ بعد، نجف، بصرہ، عمارہ، ناصریہ، بغداد، کربلا اور دیگر عراقی صوبوں میں دعوتِ مہدوی نے دوبارہ کام کا آغاز کیا۔ پھر شیخ ناظم عقیلی، جبکہ حسین جبوری (ابو سجاد) ان کے ساتھ تھے، امام احمد ال حسن (ع) کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے عنایت سے نجف کے ایک انصار [شیخ حبیب مختار (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) شیخ حازم مختار کے والد) کا نجف میں حی النصر (النصر محلہ) میں مکان تھا، اور اس کے گھر سے الگ ایک پرائیویٹ کمرہ یا دفتر بھی تھا۔ اس وقت انہوں نے اس (کمرہ یا دفتر) کو دعوت کے کام کے لیے وقف کر دیا، اور سید احمد الحسن (ع) نے بھی اس مکان کو بطور دفتر لیا، جہاں آپؑ سب لوگوں سے ملاقات کرتے، جن میں انصار، حوزہ علمیہ کے طلباء اور دیگر بھی شامل تھے۔ اس وقت امام (ع) مسجدِ سہلہ سے متصل مکان میں زندگی بسر کرتے تھے، اور اس دفتر (یا کمرے) میں آپؑ دیر تک لوگوں اور مومنین سے

ملاقات کرتے۔ اُسی ہی طرح جیسے آپؑ امام بارگاہوں میں جمعہ کی نماز پڑھایا کیا کرتے تھے، اور مومنین اور سوال کرنے والوں سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد، بعض دینی مدعیوں کے مجرمانہ اور غیر ذمہ دارانہ فتووں، اور عراق میں بعض بااثر لوگوں کی تحریکوں نے بھی اس وقت امام احمد الحسن (ع) کے لیے حالات کو مشکل بنانا شروع کر دیا۔ نتیجتاً، ۲۰۰۶ میں، آپؑ انصار میں سے کچھ (بشمول شیخ عیدان ابو حسین) کو اپنے رہنے کے لیے محفوظ جگہ تلاش کرنے پر تفویض کرنے پر مجبور ہوئے، تاکہ آپؑ وہاں رہ سکے۔ اُنہیں نجف کے آس پاس زرعی زمین کا ایک ٹکڑا ملا، اسے خریدا اور اس پر آپؑ کے لیے ایک گھر بنایا، تاکہ آپؑ اپنے گھر والوں کے ساتھ اس میں رہ سکیں۔ 2006 کے آخر میں آپؑ نے وہاں نقل مکانی کی؛ جبکہ عمومی انصار اور لوگوں سے بھی دور تھے۔ چونکہ باقاعدگی سے دفتر یا مکتب نہیں جاسکتے تھے تاکہ انصار اور عمومی لوگوں سے ملاقات کر سکے؛ نیز آپؑ اب حسینیہ میں پہلے کی طرح جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتے تھے؛ اس ترتیب کے ساتھ ۲۰۰۶ کے آخر میں دعوت کا ایک نیا مرحلہ شروع ہوا؛ یعنی کہ لوگ کا آپؑ کے ساتھ ملاقات نہ کرنا، ماضی کی طرح بہ طریق آمنے سامنے، اور آپؑ کے ساتھ بات نہ کرنا بہ طریق براہ راست۔ امام احمد الحسن (ع) خبریں، ارشادات، اور رہنمائی پہنچانے کے لیے چند ہی مومنین (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) کے ذریعے مطعمین تھے۔ مطلب کہ وہی لوگ جو آپؑ کے گھر کے مقام سے واقف تھے، آپؑ کے ساتھ رابطے میں تھے اور اس زمانے میں آپؑ سے ملاقات کرتے تھے؛ ان میں سید الامیالی، حسین الجبوری (ابو سجاد)، آپؑ کے بھائی محمد (اللہ ان کی حفاظت فرمائے)، شیخ حیدر زیادی، شیخ محمد حریشاوی اور اس وقت کے چند دیگر مومنین۔ اس کے علاوہ آپؑ حوزہ مہدوی اور دفتر جو اس وقت نجف میں تھا، سے رابطے میں تھے، اور باقاعدگی سے اُن کی رہنمائی فرماتے۔

امام احمد الحسن (ع) اس گھر میں مقیم رہے، یہاں تک کہ 2007 کے آغاز میں آپؑ اسے چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ ایسے کہ بیوی بچے سمیت گھر ترک کرنے کے ایک ہی گھنٹے بعد بڑی فوجی دستے آپؑ کے گھر پر حملہ آور ہوئیں۔ یقیناً اس حملے کا کوئی قانونی جواز یا عقلی بنیاد نہیں تھی، بلکہ یہ صرف اس وقت کے بااثر گروہوں کا طرز عمل تھا، اور کچھ نہیں۔ اَفسوس کہ انہوں نے امام احمد الحسن (ع) کے پڑوسیوں میں سے ایک کو گرفتار کر لیا، اور اس پر خوفناک تشدد کیا، جبکہ پڑوسی کو حتا یہ معلوم بھی نہیں تھا کہ آپؑ کون ہے۔ آپؑ ان کے درمیان تھے، لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ آپؑ کون ہے۔ اس طرح آپؑ کے حالات غیر محفوظ اور عام مومنین کے ساتھ رابطے کے لیے غیر موزوں ہوتی چلی گئی۔ خاص طور پر 2008 کے معروف محرم کے واقعات کے بعد، رابطے کی یہ صورت حال صرف چند معتبر مومنین، انٹرنیٹ پر دعوت کے ویب سائٹس، اور نیز حوزہ اور دفتر (جب بھی دوبارہ کھولنے کا موقع ملتا) کے ذریعے کے حد تک ہی جاری رہی۔ 2006 کے آخر سے 2012 کے آخر تک صورتحال ایسی ہی جاری رہی۔ اور 6 سال گزرنے کے بعد، اور جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا، اپنے فضل اور مِنت سے آسانیاں پیدا فرمائی، اور کچھ مومنین کے فضل اور کوششوں سے آپؑ کو نسبتاً محفوظ جگہ پر منتقل کرنے کیلئے سہولیات فراہم ہوئیں۔

اس ترتیب کے ساتھ دعوت کا ایک نیا مرحلہ کا آغاز ہوا، اور فیس بک پر اجتماعی روابط کے لیے پیج بنانے کا امکان آپؑ کے لیے فراہم ہوا، تاکہ آپؑ ایک بار پھر اس اجتماعی دفتر کے ذریعے لوگوں میں مودگی پا سکے، اور اس صفحہ کے ذریعے عام مومنین اور لوگوں سے بات چھیت کے لیے آ سکے؛ اس ترتیب کے ساتھ آپؑ لوگوں کے درمیان واپس آئے، اُن سے سنتے، اور جو کچھ وہ لکھتے آپؑ اسے مطالعہ فرماتے۔ اور آپؑ سے کلام کرتے، اور اس اجتماعی رابطے کے صفحے کے ذریعے آپؑ ان سے گفت

وگو میں مشغول ہوتے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ نیز، اس مرحلے میں، امام احمد الحسن (ع) پال ٹاک میں مبارک دعوت کے وائس چیٹ روم کے ذریعے موجود تھے اور بات چیت کرتے تھے۔ اور آپؑ سیٹلائٹ چینل ''المنقذ العالمی'' (نجات دہندہ جہان) نیز ڈیٹرائٹ میں ''المنقذ العالمی'' ریڈیو کے ذریعے بھی رابطے میں تھے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

امام احمد الحسن (ع) کے پیرو

امام احمد الحسن (ع) کے پیروکار دنیا کے تمام ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں: عراق، ایران، پاکستان، کویت، قطر، بحرین، متحدہ عرب امارات، مصر، مراکش، نجد اور حجاز (جزیرہ العرب)، لبنان، چین، آسٹریلیا، کینیڈا، انگلینڈ، سویڈن، امریکہ اور دیگر ممالک۔ آپؑ کے پیرو شیعوں کے علاوہ سنی، عیسائی اور یہودی میں سے بھی ہیں جو اس مبارک دعوت پر ایمان لائے ہیں۔

ان میں اکثر لوگ جو ایمان لائے، ان کا انصار کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعے تھی جو بیرون ملک مقیم ہیں۔ انہوں نے انہیں دعوت کی وضاحت دی، یا وہ انٹرنیٹ سائٹ کے ذریعے مطلع ہوئیں۔ ان میں سے بہت نے خواب دیکھے، اور ایمان لائیں، یا اُن کے دیگر غیبی دلائل تھیں۔ مثال کے طور پر مصر کے ایک عیسائی شخص کا خط ہے، جو دعوت پر ایمان لائے ہے، جس نے انٹرنیٹ کے ذریعے انصار بھائیوں کو بھیجا:

نام: ایمانوئل رافیل

ملک: مصر

خط کا متن:"...میرے پاس آپ کے لیے ایک خط ہے جو 322 سال قبل بشپ سرکیس میخامدان نے 322 سال پہلے لکھا ہے، مہر بند اور محفوظ ہوا ہے۔ میں اس میں راز کو نہیں جان سکا لیکن اس میں آپؑ کا عظیم نام واضح ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھ تک وہ مناسب [مفہوم] پہنچادے۔

بااحترام

ایمانوئل''

دعوتِ یمانی کی فعالیتوں کے مالی ذرائع

یہ ذرائع انصار امام مہدی (ع) کی مدد تھے جن کی تعداد عراق کے اندر اور عراق سے باہر کم نہیں ہے - الحمدللہ۔

امام احمد الحسن (ع) کی امام مہدی محمد بن الحسن العسکری (ع) سے ملاقات کا واقعہ

امام احمد (ع) نے اپنے ایک خطبہ میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے:

''اس دنیا کی زندگی میں امام مہدی (ع) سے میری پہلی ملاقات امام ہادی اور عسکری (ع) کے مزار میں تھی۔ اس ملاقات میں، میں نے امام مہدی (ع) کو پہچانا۔ یہ ملاقات بہت پہلے کی تھی، اور اس کے بعد میری ملاقاتیں بار بار آپ (ع) سے ہوتی رہی۔ آپ (ع) نے میرے لیے بہت سے مسائل کا وضاحت فرمایا، لیکن آپ (ع) نے مجھے کسی خاص گروہ یا شخص کو تبلیغ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ مخصوص میرے لیے رہنمائی تھی، اور میری تربیت فرمارہے تھے؛ اخلاق الٰہی کی نیکیوں کی طرف حرکت دیتے، علم و معرفت مجھ پر فضل فرماتے، اور اس وقت حوزہ علمیہ نجف میں جو بڑے بڑے انحرافات تھے، مجھے اُن سے واقف کراتے۔ چاہے علمی انحرافات یا اجتماعی عملی، اقتصادی اور سیاسی،

یا زانی انحرافات جو اِس حوزہ علمیہ کے بڑے نمائندے اور بزرگان تھے۔ یہ مرحلہ بندہ کے لیے دشوار اور تکلیف دہ تھا؛ کیونکہ یہ آخری گڑھ کی تباہی کی طرح تھا جسے میں دنیا میں حق کا نمائندہ سمجھتا تھا۔ میرے نزدیک مسئلہ سڑتے ہوئے نمک کا تھا: "جو بھی سڑ جائے، اس پر نمک لگاتے ہیں، افسوس اس دن پر جب نمک ہی سڑ جائے"۔ عین حال میں یہ مرحلہ ایک دردناک، غم انگیز اور سخت مرحلہ تھا۔ امام (ع) نے مجھ پر فساد و ستم کو روشن فرمایا، لیکن مجھے اس مشکل راستے کے بیچ چھوڑ دیا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ کیا کروں، کیا میں واپس جاؤں جہاں میں ہوں؟!

سوال جس پر میں ہمیشہ اپنے آپ کو متوجہ کرتا، جواب ہمیشہ یہ تھا کہ جب میں نے حق جان لیا، تو میں اہل دین اور حوزہ علمیہ نجف میں اجنبی ہوا، تو میں اہل دنیا میں کیسے اجنبی تر نہ ہو جاؤں؟

بہر حال دن اور مہینے گزر گئے۔ اور اللہ عزوجل نے چاہا کہ امام (ع) سے ملاقات کروں۔ اور آپ (ع) نے اس بار مجھے حوزہ علمیہ نجف میں بھیجا، تاکہ جو خبر آپ (ع) نے مجھے دی حوزہ علمیہ کے طلباء کے ایک گروہ میں پیش کر سکوں۔

میں ضروری سمجھتا ہوں ہر چند مختصراً، اس دیدار کو بیان کروں، کیونکہ یہ میری زندگی کے ایک تاریخی موڑ کا بیان گر ہے۔ کیونکہ یہ پہلی بار تھا کہ امام مہدی (ع) مجھے حوزہ علمیہ نجف میں کُھلے عام اور محکم کام کے لیے متوجہ فرما رہے تھے۔ ہزاروں درود و سلام اس پر جس کے نصیب کو ایسا اعزاز ملے۔

اس دیدار کا داستان یہ تھا کہ راتوں میں سے ایک میں، میں سو رہا تھا، اور نیند میں خواب دیکھا کہ امام مہدی (ع) سید محمدؑ (امام عسکری (ع) کے بھائی) کے مزار کے پاس کھڑے ہیں، اور آپ (ع) مجھے ملاقات کے لیے حکمِ حضوری دے رہے ہے۔ اس کے بعد، میں جاگ اُٹھا، رات کے 2 بج چکے

تھے، نمازِ شب کی ۴ رکعت پڑھی پھر دوبارہ سو گیا۔ اور پھر اسی خواب کے قریب دوسرا خواب دیکھا، اور اس خواب میں امام مہدی (ع) نے اپنے ساتھ ملاقات کے لیے جگہ مخصوص کی۔

میں اٹھا، رات کے 4 بج رہے تھے۔ نمازِ شب پوری کی اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ان خوابوں کے دو دن بعد میں سامرہ گیا، اور امام عسکری اور ہادی (ع) کی زیارت کی۔ پھر بلد واپس لوٹ آیا اور امام محمد (ع) کی زیارت کی۔ پھر بغداد گیا اور امام کاظم اور جواد (ع) کی زیارت کی۔ پھر کربلا اور امام حسین (ع) اور شُہداء کی زیارت کی، اور رات کو امام حسین (ع) کے روزہ میں امام مہدی (ع) کا دیدار کیا۔ پھر اگلے دن صبح کے وقت، امام مہدی (ع) کے مقام (جو شارہ السدرہ کہ آخر میں تھا) پر آپ (ع) سے ملاقات کی۔ میں تنہائی میں وہاں بیٹھا جو خالی تھا، اور وہاں کا صرف ایک خادم تھا، جو خواتین کی نماز گاہ میں کھڑا تھا، اور وہ اس جگہ سے تقریباً دور تھا جہاں وہ [امامؑ] تھے۔ بہر حال یہ ۳۰ شعبان 1420 قمری ہجری تھی۔ اس ملاقات کے بعد میں مکان واپس لوٹ آیا، اور اللہ سبحانہ کے مجھ پر فضل سے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ رمضان المبارک کے آخر میں اپنا سامان باندھ کر نجف کی طرف روانہ ہوا، اور اس حق کو پیش کرنا شروں کیا جسے میں پہچان چکا تھا۔ میرے اور حوزہ علمیہ کے کچھ طلباء کے درمیان بحث اُپر چلی گئی، اور اس کے نتیجے میں ان میں سے کچھ سے میرا رابطہ منقطع، اور باقی کچھ سے مکمل مخالفت ہوئی۔ ان میں سے کچھ نے مجھ سے اتفاق کیا، بغیر اس کے کہ میری حمایت کریں۔

دن اور مہینے تین اور تقریباً ۳ سال گزر گئے، حوزہ علمیہ کے طلباء میں سے نہ میرا کوئی ساتھی تھا اور نہ کوئی ساتھ دینے ولا۔ ایسے لوگ تھے جنہوں نے میری بات کی پذیرائی کی، اور میں جو حوزہ علمیہ میں مالی فساد کے بارے میں کہہ رہا تھا، اس سے موافق تھے۔ اور یہی سے اس مالی فساد کے خلاف

اصلاحی تحریک کا آغاز ہوا۔ لیکن حقیقی اصلاح کا باعث نہیں بنا؛ کچھ مراجع کی مالی پالیسیوں میں تبدیلیوں کا باعث بنا، لیکن اس حد تک نہیں کہ بیان کیا جائے۔ ان میں سے بہت سے علماء اور ان سے مسلک لوگ آرام اور خوشحالی میں زندگی بسر کرتے تھے، جبکہ دوسری طرف ایک نیاز مند جمیعت تھی، جو سختی، بھوک، جسمانی اور ذہنی بیماریوں کی وجہ سے تکلیف اُٹھاتے تھے؛ حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اس درد آور صورتحال کو بدلنے کے لیے کوشش نہیں کرتے تھے۔ چند مہینوں کے بعد، امام مہدی (ع) کے ساتھ میرے تعلقات کے اعلان اور اظہار کے مرحلہ کا آغاز ہوا۔ اور یہ کہ میں آپ (ع) کا بھیجا ہوا ہوں، یہ مرحلہ صرف میرے اعلان سے شروع نہیں ہوا، بلکہ حوزہ علمیہ کے طلباء کے ایک گروہ نے آسمانی ملکوکات میں سنا اور دیکھا جو اس موضوع اور معاملے کو ان کے لئے تاکید کرتے۔ ان میں سے کچھ کا مجھ سے براہ راست رابطہ تھا، اور ان میں سے کچھ کا بالکل رابطہ نہیں تھا۔ ان طلباء کے ایک گروہ نے مجھ سے بیعت کرنے پر اصرار کیا، باوجود اس کے کہ میں نے انہیں اس کام کی سختی کے بارے میں بتایا، اور یہ کہ وہ مجھے آخر کار چھوڑ دیں گے، اُسی طرح جیسے اہل کوفہ نے مسلم بن عقیل (ع) کو چھوڑ دیا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے اپنی بیعت کو اس طرح حتمی شکل دی کہ وہ میرے لیے اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر دیں گے۔ انہوں نے خود یہ نکتہ بیان کیا، نہ کہ میں نے ان سے ایسا کوئی درخواست کیا ہو۔

یہ واقعہ جمادی الاول 1423 ہجری میں واقعہ ہوا۔ بعد میں حوزہ علمیہ کے بہت سے طلباء نے بیعت کی؛ پھر کچھ خوف اُن پر طاری ہوا، اور ملعون صدام کی سیکورٹی فورسز نے میرے خلاف کاروائیاں شروع کی؛ نتیجتاً یہ گروہ بکھر گیا اور بیعت توڑ دی۔ جب کہ ان میں سے ہر ایک یا ہر ایک

جماعت جو مجھ پر تہمت کر رہے تھے، بیعت توڑنے کی وجہ تلاش کر رہے تھے؛ تاہم، بالآخر، وہ دو نکات پر متفق ہوئے:

پہلا: مجھ پر بڑا جادو گر ہونے کا تہمت کرنا۔

دوم: مجھ پر یہ الزام لگانا کہ میں نے جنوں کی سرزمین پر اختیار حاصل کیا ہے، اور ان پر غلبہ پانے کے لیے ان کو قابو کیا ہے۔

اس گروہ کے منتشر ہونے کے بعد، میں دوبارہ اپنے گھر واپس لوٹ آیا، اور حوزہ علمیہ کے چند طلبہ اور چند مومنین کے علاوہ میرے پاس کوئی نہ رہا۔ اسی سال 1424 قمری ہجری اور جمادی الاوّل کے مہینے میں، ان مومنین کی ایک جماعت میرے پاس آئی، مجھ سے تجدید بیعت کی اور مجھے میرے گھر سے باہر لے آئے، اور دعوت دوبارہ شروع ہوئی۔ اور اسی سال ۱۴۲۴ھ کے رمضان المبارک کے مہینے کے آخری دن میں امام مہدی (ع) نے مجھے حکم دیا کہ تمام اہل زمین سے خطاب کرنا شروع کر دوں؛ ہر ایک کو ان کی اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اور جو ہدایات امام مہدی (ع) سے جاری ہوتے۔ شوال کے تیسرے دن امام مہدی (ع) نے مجھے حکم دیا کہ ظالموں کے خلاف انقلاب کا اعلان، اور مراحل اور کام پر تیزی سے عمل کروں۔ میں نے لوگوں کو حق اور اس کے اہل کی حمایت کرنے، حق برپا کرنے کے لیے عمل اور "لا الہ الا اللہ" کا کلمہ بلند کرنے کی دعوت دی، کہ کلمہ "اللہ" برترین ہے۔ کلمہ "اللہ" برترین ہے۔ کلمہ "اللہ" برترین ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا، اُن کا کلمہ پست ترین ہے۔ [اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَ يُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ] (اگر تم اللہ کا ساتھ دوگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا)۔ تو ہے کوئی اللہ کے دین کا حامی؟ ہے کوئی قرآن کا حامی؟ ہے کوئی اللہ کے ولی کا حامی؟ کیا ہے کوئی اللہ سبحانہ کا کوئی حامی؟

[وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ]

(تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے اللہ تعالٰی وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں (اپنا) خلیفہ بنائے گا؛ جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے قبل تھے۔ اور اِن کے لیے وہ دین قائم کرے گا جو اِن کے لیے پسند فرمایا ہے اور اِن کے خوف کو امن امان میں بدل دے گا، (تاکہ) وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے اور جو اس کے بعد ناشکری اور کفر کریں یقیناً وہ فاسقوں میں سے ہیں)"۔ (نور، ۵۵)

امام احمد (ع) کی تقریر خطبہ حج میں، لوگوں کی آپؑ سے بیعت کے بارے میں

"حق میں تمہیں بتاتا ہوں، کہ میں نے اپنے لئے بیعت کے طلب کا آغاز نہیں کیا۔ بلکہ، ظالم صدام کے زمانے میں جو ہوا وہ یہ تھا کہ نجف الاشرف 2 میں حوزہ علمیہ 1 کے طلباء کے ایک گروہ نے رویت (خواب)، الہام اور معجزات دیکھ کر امام مہدی (ع) کے پیغمبر کی بحیثیت میری بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے نجف میں حوزہ علمیہ کے دوسرے طلباء سے بیعت مُجھے دینے کی درخواست شروع کی۔ یہ اللہ کو بھی معلوم ہے اور اُن کو بھی۔ اور یہ پہلی بیعت تھی۔ پھر لوگ مرتد ہوئے، سوائے چند کے جو اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کے وفادار تھے۔ اور جو مرتد ہوئے تھے کہنے لگے کہ رویا (خواب) اور وحی جنات کی طرف سے ہے اور معجزات جادو ہیں۔ پہلے وہ (مجھے) صادق اور امین کہتے تھے، اور پھر جادوگر اور جھوٹا کہنے لگے۔ میں اپنے گھر لوٹا اور دن رات کے سکون کی طرح

اپنے پیارے محبوب کی صحبت سے لطف اندوز ہوتا رہا، اُس کی قسمت اور تقدیر پر راضی، صبر اور یقین کے ساتھ کہ اللہ نیکی کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ پھر اللہ نے چاہا کہ اُس ظالم کے زوال کے بعد اللہ سے کئے ہوئے عہد کے چند وفادار لوگوں نے میری ہدایت یا گزارش کے بغیر لوگوں کو دوبارہ بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ حالانکہ میں اُس وقت اُن سے ملا بھی نہیں تھا۔ پھر اُنہوں نے آکر مجھ سے تجدید بیعت کی اور مجھے میرے گھر سے نکالا۔ اور یہ دوسری بیعت تھی۔ دعوت وسیع ہوئی اور پھیل گئی۔ مومنین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ پھر حیدر اَل مشتت اور اس کے گروہ کا ارتداد ہوا۔ لہذا کوئی بھی اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد پر قائم نہ رہا۔ سوائے اُن چند کے جو وفادار تھے۔ چنانچہ میں دوبارہ اپنے گھر لوٹ آیا، اپنے محبوب اللہ کی صحبت سے لطف اندوز، اُس کی سخاوتمندانہ دشواریوں پر باصبر۔ اور میں نے کسی کو مجھے بیعت دینے کیلئے نہیں کہا، بلکہ اللہ نے چاہا کہ جن کو اُس نے آلِ محمدؐ سے اُن کی وفاداری کے ذریعے سے پاک کیا تھا، اور اِس دنیا کو خلق کرنے سے پہلے آلِ محمدؐ کے قائم کی حمایت کے لیے چُن لیا تھا، وہ خود میرے پاس آئیں اور اپنے بیعت کی تجدید کریں۔ یہ تیسری بیعت تھی، اس سے پہلے دوبار میرے سر پر ضرب لگنے کے بعد۔

سب تعریف اُس اللہ کیلئے جس نے مجھے ذوالقرنین کے مشابہ بنایا اور امیر اَل مومنین علیؑ کے مشابہ بنایا۔ اور سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے جس نے مجھے اِمامت کا طلب گار نہیں بنایا۔ بلکہ اِمامت کو میرا طلب گار بنایا۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے دنیا کا طلب گار بنا کر مجھے ذلیل نہیں کیا، بلکہ اِس دنیا کو میرا طلب گار بنایا"۔

دعوت مبارک کا رسمی ویب سائٹ:

Almahdyoon.org

احمد الحسن (ع) رسمی فیس بوک پیج:

https://www.facebook.com/Ahmed.Alhasan.10313

دعوت مبارک کا رسمی ٹیلی گرام چٹ رومز (بوشمول سمعی):

انگریزی:

https://t.me/MahdiMediaEn10313



فارسی:

https://t.me/MahdaviMedia10313



عربی:

https://t.me/MahdiMedia10313

